روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
جمعرات 20 جون 2013ء 10 شعبان 1434 ہجری 20 احسان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 139

## تیر کی طرح

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں سیدھی کروایا کرتے تھے اور یوں معلوم ہوتا کہ گویا آپ صحابہؓ سے تیر کی لکڑی سیدھی کروا رہے ہیں حتیٰ کہ آپ نے دیکھ لیا کہ ہم نے اس بارہ میں آپ سے خوب سمجھ لیا ہے۔ ایک روز تکبیر سے قبل آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے تو فرمایا اللہ کے بندو صفیں سیدھی رکھا کرو ورنہ اللہ تمہارے مابین اختلاف پیدا کردے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف حدیث نمبر 660)

# اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

''نماز تہجد کے واسطے آپ بہت پابندی سے اٹھا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ تہجد کے معنے ہیں، سوکر اٹھنا، جب ایک دفعہ آدمی سو جائے اور پھر نماز کے واسطے اٹھے تو وہی اس کا وقت تہجد ہے۔ عموماً آپ تہجد کے بعد سوتے نہ تھے۔ صبح کی نماز تک برابر جاگتے رہتے............'' (الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت مرزا دین محمد صاحب لنگروال فرماتے ہیں:

میں اپنے بچپن سے حضرت مسیح موعود کو دیکھتا آیا ہوں۔ اور سب سے پہلے میں نے آپ کو مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی زندگی میں دیکھا تھا۔ جبکہ میں بالکل بچہ تھا آپ کی عادت تھی کہ رات کو عشاء کے بعد جلد سو جاتے تھے۔ اور پھر ایک بجے کے قریب تہجد کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ اور تہجد پڑھ کر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔ پھر جب صبح کی نداء ہوتی تو سنتیں گھر میں پڑھ کر نماز کیلئے بیت الذکر میں جاتے۔ اور باجماعت نماز پڑھتے۔ نماز کبھی خود کراتے کبھی میاں جان محمد کراتا۔ نماز سے آکر تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے۔ میں نے آپ کو بیت الذکر میں سنت نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ سنت گھر پر پڑھتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 20)

پھر فرماتے ہیں:

میں حضرت صاحب کے پاس سوتا تھا۔ تو آپ مجھے تہجد کے لئے نہیں جگاتے تھے۔ مگر صبح کی نماز کے لئے ضرور جگاتے تھے۔ اور جگاتے اس طرح تھے کہ پانی میں انگلیاں ڈبو کر اس کا ہلکا سا چھینٹا پھوار کی طرح پھینکتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ عرض کیا کہ آپ آواز دے کر کیوں نہیں جگاتے۔ اور پانی سے کیوں جگاتے ہیں۔ اس پر فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے اور فرمایا کہ آواز دینے سے بعض اوقات آدمی دھڑک جاتا ہے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 20)

حضرت حافظ نور محمد صاحب کو بالکل نوجوانی میں قادیان آنے اور حضور کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ فرماتے ہیں:

اس زمانہ میں حضور کے پاس سوائے دو تین خادموں کے اور کوئی نہ ہوتا تھا پھر بعد میں آہستہ آہستہ دو دو چار چار آدمیوں کی آمدورفت شروع ہوگئی ان دنوں میں میرے ایک عزیز دوست حافظ نبی بخش صاحب بھی جن کی عمر اس وقت دس بارہ سال کی تھی میرے ہمراہ قادیان جایا کرتے تھے۔ رات ہوتی تو حضرت صاحب ہم سے فرماتے کہ آپ کہاں سوئیں گے۔ ہم حضور سے عرض کرتے کہ حضور ہی کے پاس سو رہیں گے۔ اور دل میں ہمارے یہ ہوتا تھا کہ حضور جب تہجد کے لئے رات کو اٹھیں گے تو ہم بھی ساتھ ہی اٹھیں گے مگر آپ اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھ لیتے تھے اور ہم کو خبر بھی نہ ہوتی تھی۔ جب آپ اٹھتے تھے تو چراغ روشن فرماتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد دوم ص 32)

## مکرم جواد کریم صاحب لاہور
## راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم جواد کریم صاحب ابن مکرم کریم احمد دہلوی صاحب (مرحوم) ٹاؤن شپ لاہور بعمر 32 سال مذہبی منافرت کی بنا پر نامعلوم افراد کی فائرنگ کے نتیجے میں راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔

تفصیلات کے مطابق جواد کریم ٹاؤن شپ میں رہائش پذیر تھے اور رات ساڑھے آٹھ بجے کے قریب اپنی اہلیہ کو ان کے کلینک سے لینے کے لئے اپنے دو منزلہ گھر کی بالائی منزل سے نیچے اتر رہے تھے کہ نامعلوم افراد نے گھر میں گھس کر ان پر فائرنگ کر دی۔ گولی ان کے سینے میں لگی۔ انہیں فوری طور پر طبی امداد کے لئے ہسپتال منتقل کیا گیا لیکن وہ زخموں کی تاب نہ لا کر راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔ مرحوم ایک فعال احمدی تھے اور ان کی کسی کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں تھی۔ انہیں کچھ عرصہ سے دھمکیاں مل رہی تھیں۔

مورخہ 18 جون کو محترم طاہر احمد ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بیت النور ماڈل ٹاؤن میں ساڑھے 3 بجے سہ پہر مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد لواحقین پر مشتمل قافلہ شہید مرحوم کی میّت کو لے کر تدفین کی غرض سے لاہور سے ربوہ کے لئے روانہ ہوا اور شام ساڑھے 6 بجے دارالضیافت ربوہ پہنچا۔ خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے شہید مرحوم کی میت کو اعزاز کے ساتھ دارالضیافت تک پہنچایا۔ جہاں پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ، محترم ناظر صاحب دیوان، محترم ناظر صاحب امور عامہ اور دیگر اہم جماعتی شخصیات نے جنازہ کا استقبال کیا۔ دارالضیافت میں اہل ربوہ نے اپنے شہید بھائی کا آخری دیدار کیا۔

باقی صفحہ 7 پر

12

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

## طلباء کی ملاقات وسوال وجواب، احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی خدمات، طالبات کی ملاقات اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

## 19 مئی 2013ء

(حصہ دوم)

### طلباء کی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لائے جہاں یونیورسٹیز، کالجز اور ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو عزیزم ساغر محمود باجوہ صاحب نے پیش کی۔ بعدازاں اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم بلال نے پیش کیا۔

بعدازاں مکرم موعود طاہر صاحب مہتمم امور طلباء خدام الاحمدیہ کینیڈا نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کینیڈا میں تقریباً 1070 احمدی طلباء ہیں۔ جن میں 565 ہائی سکول میں پڑھ رہے ہیں۔ 277 طلباء یونیورسٹی میں پڑھ رہے ہیں اور 228 کالج کے طلباء ہیں۔

برٹش کولمبیا میں کل 60 طلباء ہیں۔ جن میں سے 37 کالج یا یونیورسٹی میں پڑھ رہے ہیں اور 23 ہائی سکول میں ہیں۔ آج کی کلاس میں 106 طلباء شامل ہیں۔ جن میں سے 48 برٹش کولمبیا کے ہیں۔ یہ طلباء 18 مختلف یونیورسٹیز، 12 کالجز اور 20 ہائی سکولز کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ان طلباء میں سے 38 سائنسی علوم حاصل کر رہے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں۔ 16 انجینئرنگ میں، 11 آرٹس میں اور 16 بزنس میں ہیں۔

### احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی خدمات

مہتمم امور طلباء نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی تک 22 تعلیمی اداروں میں (AMSA) احمدیہ ...... سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔ اسی طرح چھ یونیورسٹیز میں AMSA کا قیام ہوچکا ہے۔ اسی طرح کینیڈا کے مختلف تعلیمی اداروں میں پندرہ نماز سنٹرز کا قیام ہوچکا ہے۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن طلباء کی تربیت کو فوقیت دیتی ہے اور پڑھائی کے متعلق مختلف قسم کی امداد بھی کرتی ہے۔

احمدیہ ...... سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر سات کانفرنسز کا انعقاد کیا۔ اسی طرح ایک ورلڈ پیس کانفرنس منعقد کی جس میں سات صد مہمان شامل ہوئے۔ اسی طرح کینیڈا کے 15 بڑے شہروں میں قرآن کریم کی اسی نمائشیں اور بک سٹال لگائے گئے اور ہزاروں مہمانوں نے ان نمائشوں اور بک سٹال کا وزٹ کیا۔

### تحقیق کا تعارف

اس تعارفی ایڈریس کے بعد پروگرام کے مطابق عزیزم عتیق چٹھہ نے **پودوں کے سیل (Cell) اور ان کی نشوونما** کے عنوان پر اپنی Presentation دی۔

موصوف نے بتایا کہ سیل زندگی کا بنیادی اور اہم وجود ہے۔ اس میں DNA ہوتا ہے اور DNA میں جنیٹک مادہ ہوتا ہے جو کہ تمام قسم کے جانداروں کی نشوونما کے لئے ضروری ہے۔ ان کی ریسرچ ایک ایسی جین (Gene) کو ڈھونڈنے کے لئے ہے جس کے ذریعہ سے پودوں کی جڑوں کی نشوونما بہتر بنائی جاسکتی ہے۔ اس جین میں تبدیلی کے ذریعہ ایسی جگہوں پر پودے اگائے جاسکتے ہیں جہاں پر ماضی میں ایسا کرنا ممکن نہیں تھا۔ ایک ایسی جین ڈھونڈی جائے جس سے پودوں کی جڑوں کو اگانے اور انہیں مضبوط بنانے کا طریقہ کار بہتر کیا جاسکے۔ ہمارے خیال میں ایک ایسی جین (Gene) پودوں میں ہوسکتی ہے۔ اگر ایک پودا مناسب سائز کی جڑ نہیں بناسکتا تو وہ ٹھیک سے نہیں اُگے گا۔ ہم یہ ریسرچ کر رہے ہیں کہ جین کو بہتر کرکے پودوں کی لمبی جڑیں بنائی جائیں تاکہ ہم ان علاقوں میں پودے اُگا سکیں جہاں پہلے اُگانے سے قاصر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو جین (Gene) آپ نے منتخب کیا ہے وہ تو Petri Dish میں اگایا۔ لیبارٹری میں اگایا۔ یعنی آئیڈیل کنڈیشن میں اسے اگایا۔ اب جب اس کو اگالیا تو اس کو جب Transplant کریں گے تو اس کو Commercialize کس طرح کرو گے؟ کیونکہ تقریباً 94 فیصد Mortality Rate ہے تو جہاں 94 فیصد Mortality Rate ہو اس کو کمرشلائز کس طرح کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان میں یہ کہتے ہیں کہ جہاں Nutrients کم ہیں وہاں استعمال کریں گے۔ پاکستان میں Nutrients صرف کم نہیں۔ زمین کی PH Value بھی کاؤنٹ کرتی ہے۔ تو یہ دیکھنا کہ کیا Acidic زمین میں یا Alkaline زمین میں پودا اگ سکتا ہے اور اس کو کیا PH Value چاہئے اور کس قسم کے Nutrients آپ کو چاہئیں اور پھر جب اگے گا تو کون سے Nutrients اس کے اگنے کے لئے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا پودا تو میں پتھر پہ بھی اگا دیتا ہوں۔ آپ کے لئے ریسرچ میں بہت آگے جانے کی گنجائش ہے۔ خشک علاقوں میں جو جڑیں ہیں وہ زیادہ مضبوط اور گہری ہوتی ہیں اور درختوں کے گرنے کا چانس کم ہوتا ہے جہاں کم گہری جڑیں ہیں وہاں طوفانوں اور آندھیوں سے زیادہ جلدی اکھڑ جاتے ہیں۔

حضور انور نے اس طالبعلم سے فرمایا کہ اپنے پروفیسر سے یہ پوچھیں کہ پودا کس قسم کا ہے۔ اس کا فائدہ بھی ہے یا نہیں۔

اس کے بعد عزیزم مبرور رائے نے جو یونیورسٹی آف البرٹا میں کیمیکل انجینئرنگ کے طالبعلم ہیں **Carbon Capture and Storage** کے عنوان پر اپنی ریسرچ پیش کی۔

موصوف نے Green House Effect کی تفصیل بتائی اور بیان کیا کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کے فضا میں بڑھنے سے زیادہ گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اس بارہ میں دو مختلف ریسرچ کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ اس گیس کی مقدار فضا میں بڑھے گی۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ دونوں مختلف تحقیقات ایک دوسرے سے اتفاق رکھتی ہیں اور کاربن Emissions بڑھ رہے ہیں۔ اس کے بعد موصوف نے Carbon Dioxide کو فضا میں کم کرنے کے لئے اس کو Reservoir میں جمع کرنے کا طریقہ بیان کیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اس سے عام آدمی کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ یہاں بیت الذکر میں اگر کرتے ہیں تو یہاں آپ فضا کو کیسے صاف کریں گے مختلف جگہ پلانٹ لگاتے جاؤ گے؟ موٹروے پر، ہائی وے پر پلانٹ لگانا پڑیں گے۔ سب سے زیادہ اخراج تو کاربن ڈائی آکسائیڈ کا وہاں ہو رہا ہے۔ پھر انڈسٹریل جگہ میں بھی آبادی بڑھ رہی ہے۔ شہروں میں تمام جگہ اپنے سلنڈروں سے بھر دو گے۔

حضور انور نے فرمایا تیزی سے جنگلوں کو کاٹا جارہا ہے اور پاکستان جیسے ملکوں میں یا ترقی پذیر ملکوں میں جہاں کہتے ہیں کہ سب سے بہترین حل درخت ہیں۔ اب پہلے راولپنڈی سے مری کی طرف نکلتے تھے تو سارا جنگل تھا اور اب وہاں سارے درخت ختم ہوگئے ہیں اور خالی پہاڑیاں رہ گئی ہیں اور وہاں کوئی زراعت بھی نہیں ہورہی اور اگر ان ملکوں کو درخت اگانے کی طرف زور دیا جائے۔ کہتے ہیں کہ اگر چوتھا حصہ زمین کا درختوں پر مشتمل ہوجائے تو آپ کا مسئلہ ختم ہوجاتا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ البرٹا میں پلانٹ بنایا ہے جہاں کاربن ڈائی آکسائیڈ کو زیرزمین جمع کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کو اس سے کتنا فائدہ ہوگا۔ فرمایا مزید 25 سال لگیں گے تو اس کا سارا پتہ لگ جائے گا۔

بعدازاں عزیزم یاسر محمود نے **Geo Information Science** کے عنوان پر اپنی ریسرچ پیش کی۔

موصوف نے بتایا کہ ان کی ریسرچ کا مقصد یہ ہے کہ سائیکل سوار کے ساتھ گاڑیوں کے حادثوں کی کیا وجہ ہے؟ گاڑیاں اور سڑک پر موجود دوسری چیزیں اس ریسرچ میں شامل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ایکسیڈنٹ زیادہ ہونے کی وجہ یہ بھی تو ہوسکتی ہے جس طرح پاکستان میں ٹریفک سینس کی کمی ہے وہاں اگر آپ یہاں کی طرح ٹریفک قوانین پر عمل کریں تو ایکسیڈنٹ زیادہ بڑھ جائیں گے کیونکہ وہاں تو ٹریفک قوانین کے مطابق ڈرائیوروں کو چلانا ہی نہیں آتا۔ ہر ملک کی اپنی علیحدہ وجوہات ہوتی ہیں جس کی آپ کو ریسرچ کرنی پڑے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے نائیجیریا میں آج سے کوئی 25 سال پہلے لیگوس (Lagos) سے کانو (Kano) تک کوئی گیارہ سو کلومیٹر سفر کیا تھا اور بڑی اچھی موٹروے تھی۔ یورپ کی موٹروے سے کہیں بہتر تھی لیکن میں نے راستہ میں سینکڑوں ایکسیڈنٹ گنے تھے۔ ان کی ڈرائیونگ اتنی خطرناک ہوتی ہے کہ پتہ ہی نہیں لگتا۔ اس لئے اب میں جب گیا ہوں تو موٹروے میں کئی کئی جگہ گڑھے تھے۔ پہلے ایکسیڈنٹ اس لئے ہوتے تھے کہ اچھی موٹروے تھی۔ اب ایکسڈنٹ اس لئے ہوتے ہیں کہ ہر تھوڑے فاصلہ پر گڑھا آتا ہے اور

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

گاڑی وہیں سے گھوم جاتی ہے۔ تو ٹریفک کی سمجھ اصل چیز ہے اور تعلیم ہے اور یہ بھی ضروری ہے۔ اس کو بھی اپنی ریسرچ میں شامل کرو۔

حضور انور نے فرمایا آپ کو ایکسیڈنٹ کی وجوہات تو معلوم کرنی پڑیں گی۔ گاڑیاں چلانے والے کو بھی تو دیکھنا چاہئے وہ بیچارہ جو بیٹھا ہوتا ہے اس کی ٹانگ بازو ٹوٹ جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پھر ایسے بھی ایکسیڈنٹ ہیں کہ میرے آگے ایک آئل ٹینکر کا ایکسیڈنٹ ہوا۔ بالکل الٹ گیا اور اس کو آگ لگ گئی، اس کے اندر جو لوگ تھے وہ بھی اندر ہی جلنے لگے۔ کچھ باہر آگئے اس کے باہر بھی آگ لگ گئی کیونکہ آئل باہر آگیا تھا۔ تین چار آدمی اس آگ میں جل رہے تھے اور ساتھ لوگ کھڑے تماشا دیکھ رہے ہیں۔ کسی نے انہیں بچانے کی بھی کوشش نہ کی تو اس کو بھی اپنی ریسرچ میں شامل کریں کہ وہاں ایمبولینس اور پولیس سروس بھی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا میرا خیال ہے جہاں تک ایکسیڈنٹ کے ریکارڈ کا تعلق ہے تو وہ آپ کو کہیں سے بھی مل جائے گا اور وہ پہلے ہی موجود ہے۔ تو اس کی وجوہات جمع کرنے کے لئے آپ کو DATA پتہ کرنا پڑے گا اور ریسرچ کرنی پڑے گی۔ انٹرنیٹ سے آپ کو سب کچھ مل جاتا ہے کہ اس روڈ پر اتنے ایکسیڈنٹ ہوئے۔ لیکن وجوہات کا پتہ نہیں چلتا۔ تو یہ ریسرچ میں پتہ چلے گا۔

## سوال و جواب

اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضور انور نے جینیٹک انجینئرنگ سے منع فرمایا ہے مگر آجکل سائنس کی تمام شاخیں اسی طرف جا رہی ہیں۔

حضور انور نے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

اب تو Stem Cell آگیا ہے جو جینیٹک انجینئرنگ کا اگلا قدم ہے۔ یہ کام تو پھیلا کر کرنا پڑے گا۔ جن کو انٹرسٹ ہے وہ اس میں کریں اور آپ تو باٹنی Botany میں کر رہے ہیں؟ تو باٹنی میں Stem Cell میں جائیں۔ لیکن جو دوسرے Zoology کرنے والے یا میڈیسن کرنے والے ہیں، Genetic Engineering، Human Stem Cells میں ریسرچ کریں تو فائدہ ہوگا۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ آجکل سکول اور سوسائٹی میں ہم جنس پرستی اور ان کے حقوق کے بارے میں کافی سوال ہوتے ہیں تو اس معاملہ میں ہمیں جماعت کے عقائد کے مطابق کیا جواب دینا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ تو بے حیائی ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ یہ قدرت کے خلاف ہے۔ یہ چیز نیچر میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تمام جانوروں میں ہر جگہ جو صنفِ مخالف ہے اس کے لئے کشش رکھی ہے۔ یہ تو دنیا کے اپنے خیالات ہیں۔ اس کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ یہ دماغی مسئلہ ہے۔ بچپن میں ہی بعض ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جو بچوں کی سوچ کو تبدیل کر دیتی ہیں۔ اس کے بعد بہت شاذ واقعات ایسے ہوتے ہیں۔ سکولوں میں جا کر دیکھیں، وہاں کا ماحول دیکھیں، اس کا اثر ہوتا ہے۔ تو ماں باپ کو بھی چاہئے کہ وہاں سے اپنے بچوں کو بچائیں اور آپ کو خود بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم میں ایک قوم کا ذکر آتا ہے کہ ان میں ایسی باتیں تھیں اور ان کو بڑی وارننگ دی۔ لیکن وہ باز نہیں آئے تو ان کی تباہی بھی ہوگئی۔ تو اس چیز سے بچنا ہی چاہئے۔ اصل میں جو اس قسم کے لوگ ہوتے ہیں وہ ایک فیصد سے بھی کم ہوتے ہیں۔ لیکن جب اس کو آپ قانون کے تحت لے آتے ہیں تو وہ بے حیائی پھر عام ہو جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہی بات میں نے آپ کے موجودہ وزیر اعظم Stephen Harper صاحب سے جو پہلے وزیر اعظم تھے ان کو کہی تھی۔ ان دنوں کینیڈا میں یہ لاء پاس ہو رہا تھا یا ہوگیا تھا۔ میں نے پوچھا تھا کہ تم لوگوں کے پاس data کیا ہے؟ تو ان کے پاس چند سو ایسے لوگ تھے۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ اس کو جائز قرار دے کر ہر ایک کو راستہ دے رہے ہیں۔ جو نہیں بھی ہے اس میں بھی یہ چیز پیدا ہو جائے۔ اس طرح آپ نئی نسل کو خراب کر دیں گے اور قوم کو تباہی کی طرف لے جائیں گے۔ اس کا نتیجہ یہی نکل رہا ہے کہ آہستہ آہستہ یہ قومیں تباہ ہو رہی ہیں۔ احمدی کو تو بچنا چاہئے۔ جو نمازیں پڑھنے والا ہے، استغفار کرنے والا ہے، بچپن سے ماں باپ نے اس کی صحیح تربیت کی ہوئی ہے تو وہ بچ جاتا ہے۔ لیکن بعض بچے ہوتے ہیں کہ ماں باپ کے غلط رویے کی وجہ سے ان کی psyche ایسی بن جاتی ہے اور وہ چند ایک ہی ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

باقی جب اس کو جائز کر دیں گے تو پھر سکولوں میں بحث ہونی شروع ہو جائے گی۔ جب بچہ جوان ہوتا ہے یا لڑکی جوان ہوتی ہے تو فیملی کی ذمہ داریوں سے بچنے کے لئے کہتی ہے کہ ایک lust ہی ہے ناں؟ تو اس کے لئے ہم اپنا انتظام کر لیتے ہیں اور باقی فیملی لائف کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھ سے کسی نے سوال کیا تھا تو میں نے کہا کہ اگر اس طرح ہونے لگے تو ایک وقت ایسا آئے گا جب انسان کی نسل ہی ختم ہو جائے گی۔ جب ہر جگہ ہم جنس پرستی چلنے لگ جائے یا پچاس فیصد ہو جائے تو نسل ختم ہو جائے گی یا وہ قوم تباہ ہو جائے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے تباہ نہیں ہو گی تو اپنی نسلیں ختم کر کے تباہ ہو جائے گی۔ بعض اس کا یہ حل پیش کر دیتے ہیں کہ ہم بچہ adopt کر لیتے ہیں۔ لیکن وہ بچے ان کے تو نہیں ہوئے، اپنی نسل تو آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے۔ تو یہ کوئی حل نہیں ہے۔ یہاں بھی بعض صوبوں کے تعلیمی نظام میں ہم جنس پرستی داخل کر دی ہے۔ اس سے بے حیائی زیادہ پھیلے گی اور بے حیائی پھیلنے کے بعد ہی تباہی آتی ہے۔ اس لئے تم لوگ اس قوم کو اگر بچا سکتے ہو تو بچاؤ۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا کہ "فری میسن تجھ پر مسلط نہیں کئے جائیں گے"۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی فرمایا تھا کہ تحریک جدید فری میسن کے اصولوں کے عین برعکس ہے اور یہ بھی سنا ہے کہ ان کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ وہ دنیاوی تعلیم کے ذریعہ جنسیت اور ہم جنس پرستی کی تعلیم دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

حضرت مسیح موعود نے بھی اس الہام کے بعد لکھا ہے کہ یہ جو ان کے پاس اتنے زیادہ اختیارات ہیں، تو بعید نہیں کہ بڑے بڑے بادشاہ اور امیر لوگ اس میں شامل ہوں۔ اس کی وجہ سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے یہ دنیا پہ اثر ڈالتے چلے جا رہے ہیں۔ اس زمانہ میں جب حضرت مسیح موعود نے فری میسنز کے متعلق یہ کہا تھا اس وقت یو۔کے کا بادشاہ ایڈورڈ ہشتم تھا، اس کے بارے میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ وہ ان کا ممبر تھا۔ تو اصل چیز یہی ہے کہ یہ دنیا کو اپنے ماتحت کرنے کے لئے مختلف طریقے آزماتے یا استعمال کرتے ہیں۔

اسی طالبعلم نے سوال کیا کہ ہمارے ماحول میں جب تک تعلیم مکمل نہ ہو جائے شادی نہیں کرتے تو کیا آپ مشورہ دیتے ہیں کہ ہائی سکول میں شادی کر لی جائے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بات یہ ہے کہ جب لڑکا محسوس کرتا ہے کہ وہ شادی کے قابل ہے اور ایسے حالات ہیں تو کر لینی چاہئے۔ وہ لڑکیاں جو پڑھ رہی ہیں اور کہتی ہیں کہ میں نے کالج میں جانا ہے یا یونیورسٹی میں جانا ہے یا میڈیسن کرنا ہے، ان کو میں کہا کرتا ہوں کہ اگر اچھا رشتہ ملتا ہے تو تم لوگ شادی کر لو اور ساتھ یہ کنڈیشن رکھ دو کہ ہم نے بعد میں پڑھائی مکمل کرنی ہے۔ اسی طرح یو۔کے میں بہت سارے لڑکے ایسے ہیں جن کی شادیاں بیس اکیس سال میں ہوگئی ہیں وہ پڑھائی بھی کر رہے ہیں۔ تین چار کو میں جانتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرا خیال ہے آپ کی شادی بھی ہو چکی ہے۔ بس پھر آپ کو کیا اعتراض ہے۔ باقیوں کو encourage کریں کہ بیس سال کی عمر میں شادی کرا لیا کرو۔ اپنی مثال سامنے کھڑی کریں، تا کہ آپ کو دیکھ کر ان سب اسٹوڈنٹس میں شادی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ فیملی لائف بنانی چاہئے اس سے بہت ساری برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

ایک اور طالبعلم نے سوال کیا کہ ربِّ زِدْنِی عِلْمًا کے علاوہ کون سی دعا پڑھائی میں آسانیاں پیدا کر سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ قرآن کریم کی دعا ہے۔ اس کے علاوہ رَبِّ اشْرَحْ لِی صَدْرِی ...... کی دعا ہے۔ ایک دعا ربّ ارنی حقائق الاشیاء ہے۔ یہ دعائیں ہیں۔ ان کو پڑھو اور ان پر غور کرو۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ نقاب اور پردہ کا تصور غیروں کو کس طرح سمجھایا جائے جب کہ ان کے نزدیک یہ زبردستی کی تعلیم ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ایک عورت ایک سٹیج پر پہنچ کر کہے کہ اس کی نیچر اس کو بتا رہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو پردہ میں رکھے تو پھر زبردستی کس طرح ہوئی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

نکاح اور پردے کا فلسفہ کیا ہے؟ حیا (modesty) آج کی بات نہیں ہے بلکہ یہ عورت میں ہمیشہ سے ہے۔ میں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کی مثال دیتا ہوں کہ جب وہ کنویں یا پانی کے چشمہ پر گئے تو دیکھا کہ بکریاں چرانے والے اپنے ریوڑ لے کر آئے تھے اور ان کو پانی پلا رہے تھے۔ دو لڑکیاں اپنی بکریوں اور بھیڑوں کے ساتھ ایک کنارہ پر بیٹھی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تم کیوں علیحدہ بیٹھی ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب یہ مرد پانی پلا لیں گے تب ہم جائیں گی۔ تو وہ ایک حجاب تھا جس کی وجہ سے وہاں میں مکس اپ (mix up) نہیں ہونا چاہتی تھیں۔ تو یہ ان کی نیچر تھی۔ ان کو کسی نے پڑھایا نہیں تھا یا ان کی کوئی مذہبی تعلیم نہیں تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا اور وہ واپس چلی گئیں۔ اس کے بعد ان میں سے ایک واپس آئی۔ اس کے بارے میں قرآن شریف میں لکھا ہے کہ وہ حیا سے شرماتی ہوئی واپس آئی۔ اور اس نے کہا کہ میرا باپ بلا رہا ہے۔ تو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے ساتھ چلے گئے۔ باپ سے باتیں ہوئیں۔ اس گھر میں رہنے کے لئے بھی justify کرنا تھا کہ نوجوان آدمی کو نوجوان لڑکیوں کے ساتھ نہیں رہنا چاہئے۔ باپ نے کہا کہ ایک بچی سے شادی کر لو۔ تو یہ جو حیاء کا concept ہے یہ ہر جگہ موجود ہے اور اسی کو قائم رکھنا ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ

نے فرمایا ہے الحیاءُ من الایمان۔ کہ حیاء ایمان کا حصہ ہے اور اس حیا کو سامنے رکھو گے تو دوسروں سے بچ کر رہو گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

باقی رہ گیا یہ کہ ہمارے پاس اس کا کیا جواز ہے؟۔ تو جو عورت، لڑکی خود کہتی ہے کہ میں نے پردہ کرنا ہے اور وہ سکارف اوڑھتی ہو اور تم اس کا نقاب by law اٹھا دو تو اس کو کس طرح justify کرو گے؟ وہاں کیوں لاء اس کو پابند کرتا ہے؟ اگر میں کہتا ہوں کہ میں نے یہ اچکن پہنی ہے، یا پگڑی باندھنی ہے، تو نیا یہ لاء آجائے کہ نہیں تم پگڑی نہیں پہن سکتے تو وہ لاء کہاں سے justify ہوتا ہے؟ اس لئے جو عورت خود کہتی ہے کہ میں نے پردہ کرنا ہے اس کو پردہ کرنے دو۔ حیاء اس کا حصہ ہونا چاہئے۔ ایک دیندار عورت کی identity ہونی چاہئے۔ یہی اسلام کہتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عورت کی اگر یہ حیاء نہ ہو، پردہ نہ ہو اور mixing-up ہو تو بے حیائی پھیلتی چلی جائے گی۔ جس طرح اس سوسائٹی میں پھیل رہی ہے۔ یہاں شادیاں ہوتی ہیں۔ شادیوں کے بعد اسی پردہ نہ ہونے کی وجہ سے، حیاء نہ ہونے کی وجہ سے اور mix up کی وجہ سے 65 فیصد شادیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ عورتیں دوستیوں میں involve ہو جاتی ہیں۔ ان کا اعتبار کوئی نہیں رہتا۔ تو اسی چیز کو روکنے کے لئے (دین) نے کہا ہے کہ حیاء کو قائم رکھو اور اپنے گھروں کو سنبھالو۔ عورت کا کام ہے کہ گھر میں بچے کی ایسی تربیت کرے کہ وہ سوسائٹی کو، اپنے ملک کو اور اپنی نیشن کو ایک valuable product دے۔

حضوانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب یہ سوال اٹھایا جاتا ہے کہ نقاب کیوں رکھا جائے تو یہ سوال بھی اٹھتا ہے کہ ان کا نقاب کیوں زبردستی اتارا جائے؟ بعض ملکوں میں لاء پاس ہوا ہے تو اس کا کیا جواز ہے؟ فرانس نے لاء پاس کیا ہے کہ لڑکی نے حجاب نہیں پہننا۔ حجاب کے ساتھ لڑکیاں (Public Places) میں نہیں جاسکتیں۔ تو یہ بھی تو فورس استعمال ہو رہی ہے۔ ہر ایک......کو کھلا اختیار ہونا چاہئے۔ پاکستان جاؤ تو وہاں 75 فیصد عورتیں دیہاتوں میں رہتی ہیں اور ان میں سے 75 فیصد ایسی ہیں جو نہ نقاب اوڑھتی ہیں نہ پردہ کرتی ہیں۔ ایک دوپٹہ سر پر لیا ہوتا ہے جو ان کے لباس کا حصہ ہے۔ وہاں کوئی زبردستی تو نہیں ہو رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انہوں نے ہر ایک چیز کو مسئلہ بنا دیا ہوا ہے۔ یہ بھی دجال کی چال ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پردہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اللہ نے پردہ کی ایک وجہ یہ بھی رکھی ہوئی ہے کہ......عورت کی ایک پہچان ہو جائے تاکہ اس کو لوگ نہ چھیڑیں۔ اگر اچھا لباس ہو، پردہ کرتی ہوں اور حیاء سے کام لیتی ہو تو چند ایک اوباش اور چھیڑ چھاڑ کرنے والے، hooting کرنے والے street boys کے علاوہ لوگ ایسی لڑکیوں کا بڑا ادب کرتے ہیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ حضور انور نے ایسی دکانوں میں کام کرنے سے منع کیا ہے جہاں سؤر کا گوشت فروخت ہوتا ہے، تو کیا اسی طرح سود کے حرام ہونے کی وجہ سے بینکوں میں کام کرنا بھی ممنوع ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر اپنے ہاتھ سے سؤر کا کام کر رہے ہو جیسے اس کو کاٹ رہے ہو وغیرہ تو اس کی قطعی اجازت نہیں۔ جہاں تک شراب اور الکحل کا سوال ہے تو اس بارے میں آنحضرت ﷺ نے بڑے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ اس کو بنانے والا، اس کو رکھنے والا، اس کو پلانے والا، اس کو بیچنے والا، اس کو پینے والا سب پر لعنت بھیجی گئی ہے۔ جہاں تک سؤر کا سوال ہے تو اگر بھوکے مر رہے ہو تو اس کو کھا بھی سکتے ہو مگر شراب نہیں پی سکتے۔ میں نے بھی اور مجھ سے پہلے حضرت خلیفہ رابع نے بھی یہی کہا تھا کہ اگر تم بھوکے مر رہے ہو اور کوئی اور جاب نہیں ہے تو تمہیں ایسے ہوٹلوں میں کام کرنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ لیکن جماعت تم سے چندہ نہیں لے گی کیونکہ جماعت بھوکی نہیں مر رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرا یہ کہ آج کل کا جو بینکنگ کا نظام ہے اس میں سود ہر جگہ شامل ہے۔ اس نظام کے بارہ میں بھی حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ موجودہ بینکنگ کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ اس لئے اس میں بھی اجتہاد کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے جماعت نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ اس نے بڑا لمبا عرصہ لے لیا ہے۔ وہ اس پر غور کر رہی ہے کہ کس حد تک بینکنگ میں یہ چیزیں جائز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر آپ نے کسی کو پیسہ دیا اور اس کے پاس رکھ دیا کہ میں اتنے فیصد منافع لوں گا اور مجھے اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ تم نقصان میں جاتے ہو کہ فائدہ میں۔ آج کل کی عموماً جو بینکنگ ہے، اس میں عام طور پر آپ دیکھیں گے کہ اگر وہ گھاٹے میں جاتے ہیں تو دیوالیہ ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں۔ نہ منافع اس کو ملتا ہے، نہ limited company کو ملتا ہے اور نہ ہی اس share holder کو ملتا ہے۔ بلکہ بینک لے لیتا ہے۔ تو اس لئے یہ نظام ویسا نظام تو نہ رہا جہاں 100 فیصد خالصتاً سود کی بنیاد پر ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرا آپ بینک میں کام کر رہے ہیں اور تنخواہ لے رہے ہیں تو آپ بینک سے طے نہیں کر رہے۔ یا اگر آپ بینکنگ میں بزنس کر رہے ہیں یا کہیں اور بزنس کر رہے ہیں اور بینک کے ساتھ یہ طے کر رہے ہیں کہ میں اپنے بزنس پر بنک سے اتنا قرضہ لوں گا اور اگر مجھے بزنس میں اتنا منافع ملتا رہے گا تو میں اس میں سے اتنے فیصد منافع بینک کو دیتا رہوں گا۔ لیکن اگر میرا کاروبار تباہ ہو جاتا ہے تو میں کچھ نہیں دوں گا، کورٹ میں جاؤں گا اور bankruptcy order لے لوں گا۔ تو اس میں ابھی سوچنے کی ضرورت ہے۔ لیکن میں تو یہی کہا کرتا ہوں کہ اگر کسی احمدی کے پاس بزنس کرنے کے لئے پیسے ہیں تو وہ بینک سے قرضہ لینے کی بجائے اپنے پیسوں سے ہی بزنس کرے۔

اس کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت طلباء کو اپنے دستِ مبارک سے تحائف عطا فرمائے اور اس دوران ہر ایک سے ان کی پڑھائی کے متعلق بھی استفسار فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء کو اپنے دست مبارک سے تحائف عطا فرمائے اور اس دوران ہر ایک سے اس کی پڑھائی کے متعلق بھی استفسار فرمایا۔

طلباء کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

## فیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں 18 فیملیز کے 76 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملی وینکوور کے علاوہ ٹورانٹو، سسکاٹون، آٹوا اور یلونائف کے علاقوں سے بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے وینکوور پہنچی تھیں۔

یلونائف سے آنے والی فیملیز دو ہزار چار صد کلومیٹر، سسکاٹون سے آنے والی ایک ہزار پانچصد کلومیٹر اور ٹورانٹو سے آنے والی چار ہزار کلومیٹر اور آٹوا سے آنے والی فیملیز چار ہزار پانچصد کلومیٹر کا طویل ترین سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

## طالبات کی ملاقات

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق یونیورسٹیز، کالجز اور ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ اقرء بتول نے پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ امیرہ ہاشمی نے پیش کیا۔

اردو ترجمہ سے پہلے حضور انور نے فرمایا کہ اردو ترجمہ کی کیا ضرورت ہے۔ آپ سب طالبات ہیں۔ آپ سب انگریزی اچھی طرح جانتی ہیں۔ اردو سے بہتر جانتی ہیں۔ حضور انور نے طالبات سے دریافت فرمایا کہ اگر کوئی ریسرچ کے مضامین یونیورسٹی میں پڑھائی کر رہی ہے۔ اس پر ایک طالبہ نے بتایا کہ وہ مارکیٹنگ اور فلاسفی میں انڈر گریجوایٹ کر رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا مارکیٹنگ کس طرح کرتے ہیں کہ کس طرح لوگوں کو دھوکا دینا ہے۔ مارکیٹنگ کا یہی مطلب ہے جو ایک دس سینٹ کی چیز ہے اس کو دس ڈالر میں کس طرح بیچتے ہیں۔

بعدازاں حضور انور کے ارشاد پر عزیزہ عائشہ علی نے اردو ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزہ عطیہ عظیم نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارکہ پیش کی۔

حضرت شہر بن خوشبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا کہ اے ام المومنین آنحضرت ﷺ جب آپ کے ہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کونسی دعا کرتے تھے۔ اس پر ام سلمہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے۔ یا مقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینک اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا اے ام سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔

حدیث مبارکہ کا انگریزی ترجمہ عزیزہ مناہل احمد نے پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طالبات سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا سب نے کالے برقعوں کا یونیفارم سلوایا ہے۔ اپنے بنوائے ہیں یا لجنہ کے سٹالز سے لئے ہیں۔ زبردستی کتنوں نے پہنے ہوئے ہیں۔ اس پر طالبات نے بتایا کہ سب کے اپنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اچھی بات ہے اب اس کو اتارنا بھی نہیں ہے چاہے اپنی مرضی کا سکارف بنوالو مگر بناؤ ضرور۔

اس کے بعد عزیزہ یمنی ادریس، عائشہ ادریس، ملیحہ ظفر اور عزیزہ ماہم چوہدری نے گروپ

کی صورت میں حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ؎

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

ترنم کے ساتھ پیش کیا۔

## ایک احمدی لڑکی کا مقام

بعد ازاں عزیزہ شہلا احمد اور عزیزہ Meral چوہدری نے An Ahmadi Girl A Torch Bearer of the Word of God احمدی (-) لڑکی۔ خدا تعالیٰ کے کلام کی علمبردار کے عنوان پر اپنی Presentation دی۔

اس Presentation میں بتایا گیا کہ قرآن کریم ایسے ہدایت کے اصول بتاتا ہے جو حکمت اور سچائی سے بھرپور ہیں اور کامیاب زندگی گزارنے کے عملی اصول بتاتا ہے۔ قرآن مجید کو خدا تعالیٰ ایک پاک درخت سے مماثلت دیتا ہے جو تمام نقائص سے پاک اور تمام اچھی صفات سے پُر ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود کو الہام ہوا کہ میں تیری......کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور یہی ہم لجنہ کی کوشش ہے کہ دین کی صحیح تعلیم سب تک پہنچائی جائے۔ ہماری لجنہ یہاں درج ذیل کوششیں کر رہی ہے۔

دین میں عورتوں کے مقام کے بارے میں جو مغربی دنیا میں غلط فہمیاں ہیں انہیں دور کریں۔

مختلف دعوت الی اللہ کی ٹیمیں بنی ہوئی ہیں جس کے تحت وہ یہ کام کر رہی ہیں۔

برٹش کولمبیا کی لجنہ یونیورسٹیز، کالجز اور لائبریریز وغیرہ میں پروگرام کرتی ہیں۔ مثلاً قرآن کریم کی نمائش، سیرت النبی ﷺ کانفرنسز اور انٹرفیتھ کانفرنسز وغیرہ۔

## سوال و جواب

اس کے بعد طالبات نے سوالات کئے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور نے کئی ممالک میں پیس سمپوزیمز کا انعقاد کیا اور سیریا کے متعلق بات کی۔ آج کل کی ٹیکنالوجی یعنی ڈرونز وغیرہ کے حملوں میں معصوم بچے بھی مارے جاتے ہیں، جیسے سیریا اور پاکستان میں ہو رہا ہے۔ اگر طالبان کے خلاف جنگ کرنی پڑ جائے تو اس میں جو معصوم لوگ مارے جاتے ہیں اس کا گناہ یا ذمہ داری کس پر جائے گی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ ڈرون یہ جو نئی ٹیکنالوجی ہے اتنی precise ہے کہ اگر آپ pinpoint کر کے بھی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کو پتہ نہیں ہوتا اور ان کا ایک اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں چیزیں ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ڈرون کس لئے بنا تھا؟ یہ تو agriculture کے استعمال کے لئے بنایا گیا تھا۔ Wild Boar جو crops کو destroy کرتے تھے اور ان کو pointout کیا جاتا تھا۔ پھر shooters اس کو shoot کرتے تھے۔ اس میں اتنی technology ہے کہ precisely آپ کو identify کر دیتا ہے کہ یہ معین جگہ ہے جہاں ہمیں ٹارگٹ کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تو یہ جو سب کچھ کر رہے ہیں غلط کر رہے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اگر یہ ڈرون حملے صرف terrorism کے خلاف ہیں تو صرف ڈرون کی ضرورت نہیں ہے بلکہ terrorists کو پکڑنے کے اور بھی بہت سارے طریقے ہیں۔ پاکستان میں جو terrorists ہیں گورنمنٹ کو سب پتہ ہے کہ کس جگہ ان کی hideouts ہیں۔ مسجدوں میں آتے ہیں اور مسجد پہ حملہ کر کے چلے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کی law enforcement agencies کو منع ہے کہ تم نے مسجد کے اندر نہیں جانا اور وہ دہشت گرد مساجد کے اندر جاتے ہیں اور ٹارگٹ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

افغانستان میں ان کو پتہ ہے کہ کس کس جگہ پر دہشت گرد موجود ہیں۔ یہ تو بہانے ہیں کہ ہم ڈرون اس لئے کرتے ہیں کہ دہشت گردی ختم ہو۔ جبکہ ایسا نہیں ہے۔ ان کو جہاں پتہ لگتا ہے کہ گورنمنٹ کے خلاف یا اس پاور کے خلاف کوئی پلاننگ ہو رہی ہے تو وہاں جا کر اس کو ڈرون کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کے علاوہ بھی وہاں بہت سارے علاقہ کو ٹارگٹ کر سکتے ہیں جہاں پتہ ہوتا ہے کہ دہشت گرد موجود ہیں۔ پھر یہ ہے کہ دہشت گرد کسی بازار میں نہیں رہتے۔ ان کی جگہیں مختلف ریموٹ areas میں ہیں۔ وہاں جا کر اگر ڈرون کرنا ہے تو کر سکتے ہیں اور Precise action بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اپنی مرضی سے جہاں چاہیں وہاں مار دیں یہ تو بہانے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

باقی جو ظلم سیریا میں ہو رہا ہے یا لیبیا میں ہوا ہے وہ گورنمنٹ بھی کر رہی ہے اور جو rebels ہیں یا so called اپوزیشن ہے وہ بھی کر رہی ہے۔ دونوں طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔ اسی لئے تو میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ایک طرف ظلم ہو رہا ہے۔ میں ان Big Powers کو بھی کہتا ہوں کہ تمہیں بھی پتہ ہے کہ دونوں طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔ ایک politician جو اپنے آپ کو بڑا Human Rights activist کہتا ہے اور Human Rights Commission میں کسی گورنمنٹ کا representative ہے اس کو میں نے کہا تھا کہ تمہیں پتہ ہے کہ تم لوگ طالبان کو aid کرتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ان کو مارو۔ ایک طرف ان کو aid کر کے ان کو encourage کر رہے ہوتے ہو دوسری طرف جو تمہارے خلاف بات کرتے ہیں تو تم اس وقت ان کو مارتے ہو تو یہ justice نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ اصل میں تو اللہ تعالیٰ کو بھولنے کی وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ہیں اس لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اس لئے میں ہمیشہ یہ فقرہ ضرور کہتا ہوں کہ اللہ کو یاد کرو گے تو سب کچھ یاد رہے گا۔ میں مختلف فنکشنز میں ان کو سمجھانے کے لئے میں peace کی بات کرتا رہتا ہوں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آج کل اکثر حکومتیں اور مذہبی جماعتیں غربت دور کرنے کے لئے micro-financing کو اپنا رہی ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ جماعت بھی اسے Humanity First کے لئے استعمال کر سکے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مائیکرو فنانس کا آئیڈیا کس نے دیا تھا؟ یہ تو ایک نوبیل لاریٹ بنگلہ دیشی پروفیسر نے دیا تھا۔ یہ آئیڈیا بنگلہ دیش سے آیا تھا۔ وہ ایک چھوٹا غریب اور deprived ملک ہے تو وہاں مائیکرو فنانس نے Cottage Industry کو develope کیا اور عورتوں کو زیادہ encourage کیا۔ وہاں ان کی کافی market ہوئی۔ فیملیز کے حالات کچھ اچھے ہو گئے ہیں۔ لیکن بڑے ملکوں میں تو micro finance کا تصور نہیں ہے۔ امریکہ میں ایک بڑی اچھی percentage ہے جو slums میں رہتی ہے۔ ان کو کیوں نہیں encourage کرتے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لوگوں کو ڈرون میزائیل مار کر ٹارگٹ کرتے رہتے ہیں۔ اپنے ہاں ان لوگوں کو micro finance کریں اور ان کو encourage کریں اور وہاں جا کر انڈسٹری لگائیں۔

اسی طالبہ نے کہا کہ interest rate کے باوجود مائیکرو فنانس کافی فائدہ مند ہے۔

اس پر حضور نے فرمایا جو micro finance بنگلہ دیش میں تھی وہ تو interest rate سے خالی تھی۔ اس نے interest rate تو نہیں لیا تھا۔ اگر کسی نے interest چارج کیا بھی ہے تو بہت ہی معمولی interest rate ہے جو کہ expected profit سے بہت کم ہے۔ لیکن بینکوں کا جو interest rate یہاں ہوتا ہے وہ تو بہت زیادہ ہے۔ جبکہ بنگلہ دیش میں اتنا nominal تھا کہ عورتوں نے دیتے ہوئے محسوس بھی نہیں کیا۔ یہاں کہتے ہیں کہ وہ interest rate ہے مگر وہ claim نہیں کرتا کہ interest rate ہے بلکہ سارا کچھ interest free ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لیکن آج کل جو اسلامک بینکنگ یا اسلامک فنانس ہے، وہ مڈل ایسٹ میں بھی، عرب ورلڈ میں بھی، مسلمان ملکوں میں بھی sugar coated ہے۔ وہ تو اسلامک بینکنگ نہیں ہے۔ انہوں نے اس کا نام بدل دیا ہے لیکن چیز وہی ہے اور اسی طرح interest rate ہے۔ بہت سارے research workers اس پر کام کر رہے ہیں۔ ہمارے کچھ احمدی بھی اسلامک فنانس پر کام کر رہے ہیں۔ جب outcome آئے گی تو پتہ چلے گا۔

طالبہ نے عرض کی کہ پھر حضور انور کے خیال میں ہمیں جماعت میں مائیکرو فنانس کو encourage کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:

ہر قسم کی فنانس جو ناداروں کی بہتری کے لئے اور سوسائٹی کے neglected لوگوں کے فائدہ کے لئے ہو وہ کرنی چاہئے۔

اس کے بعد ایک اور طالبہ نے سوال کیا کہ ہماری جماعت بہت چھوٹی ہے اور صرف 10 سے 15 فیملیز رہتی ہیں اور جماعتی ماحول جیسا کہ جلسہ وغیرہ پر نظر آتا ہے موجود نہیں ہے۔ تو حضور انور نوجوان نسل کو کیا مشورہ دیں گے تاکہ وہ گمراہ ہونے سے محفوظ رہیں۔

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبہ سے پوچھا کہ کیا آپ کا سینٹر نہیں ہے؟ طالبہ نے جواب دیا کہ سنٹر موجود ہے مگر بہت چھوٹا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اگر سنٹر موجود ہے تو پھر ماحول کیوں نہیں ہے؟ ماحول تو وینکوور میں بھی نہیں ہے۔ یہاں بھی انہوں نے 50 سال بعد بیت بنائی ہے۔ تبھی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اگر ماحول بنانا ہے تو بیوت بناؤ۔ یہی کل میں نے خطبہ میں بھی کہا تھا۔

اس پر طالبہ نے عرض کی نوجوان نسل کو دنیاوی لغویات سے بچانے کے لئے حضور انور کی کیا نصیحت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوپہر کو میں ایک گھنٹہ بولا ہوں۔ وہ نصیحت ہی تھی۔ پہلے اسے ہضم کر لیں۔ میں نے جو باتیں کی ہیں ان کے پوائنٹس نکالو اور ان کو سامنے رکھو۔ یہی تمہارے لئے نصیحت ہے۔

ایک طالبہ نے عرض کیا کہ حضور انور نے ٹورانٹو میں عائشہ اکیڈمی کے ساتھ کلاس کے دوران فرمایا تھا کہ جماعت کی 25 فیصد عورتوں کو عائشہ اکیڈمی میں آنا چاہئے۔ تو اس تعلق سے آپ یہاں کی بہنوں کو کچھ نصیحت فرما دیں۔

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے میرے الفاظ دہرا دئے ہیں یہی نصیحت ہے۔ سب نے سن لیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

دریافت فرمانے پر اس طالبہ نے بتایا کہ ان کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے اور وہ عائشہ اکیڈمی میں دوسرے سال کی طالبہ ہیں اور وہاں ہی اردو سیکھ رہی ہیں۔ طالبہ نے بتایا کہ انہوں نے وہاں حضرت مسیح موعود کی کتب بھی اردو میں پڑھی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ماشاء اللہ آپ بنگلہ دیشی ہونے کے باوجود بھی اردو بول رہی ہیں۔

دوسری بچیوں کو مخاطب کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھو سیکھو اس سے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور انور نے ہمیں نصیحت کی تھی کہ دنیا کے حالات اور تیسری جنگ عظیم کی پیشگوئیوں کے پیشِ نظر ہم کھانے پینے کی چیزیں ذخیرہ کریں تو کیا آپ ابھی بھی ہمیں یہی نصیحت کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بالکل کریں۔ صرف جنگ کی بات نہیں ہے کوئی بھی قدرتی آفات وجہ بن سکتے ہیں۔ اب امریکہ میں پچھلے دنوں طوفان وغیرہ آتے رہے ہیں ان کی وجہ سے نیویارک یا واشنگٹن اور بعض علاقوں میں جہاں جہاں انہوں نے ذخیرہ کر رکھا تھا ان کو مشکل پیش نہیں آئی۔ بعض لوگ تو پانچ چھ دن کیلئے بالکل ہی trap ہو گئے تھے۔ وہ اسی ذخیرہ سے کھاتے رہے ہیں۔ احمدیوں نے خود مجھ سے ذکر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی بات مان لی اور جنہوں نے نہیں مانی ان کو بڑی مشکل پڑی رہی۔ بعضوں نے پانچ چھ دن صرف پانی پی کر گزارہ کیا۔ ہم نے ٹن فوڈ وغیرہ رکھی ہوئی تھی جو ہمارے کام آئی۔ اس لئے حالات کسی بھی قسم کے ہو سکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ تیسری جنگ عظیم ہی ہو۔ جو دنیا کی حالت ہے اس میں کوئی بھی قدرتی آفت ہو سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود نے جو فرمایا ہے کہ اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے یورپ تم بھی محفوظ نہیں، اور اے جزائر کے رہنے والو تم بھی محفوظ نہیں تو اس میں جنگ عظیم ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ ورنہ تو بہت ساری اور باتیں بھی ہیں۔ قدرتی آفات بہت سارے آ سکتے ہیں۔ اس لئے اشیاء کا ذخیرہ رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کل مجھے ایک آدمی ملا ہے۔ اس نے بیعت نہیں کی لیکن احمدیت کے بہت قریب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ ہمارے ملکوں کینیڈا امریکہ وغیرہ میں ہر جگہ ہر چیز دستیاب ہے۔ سپر سٹور میں جاؤ اور دکان میں جاؤ اور جو مرضی خرید لو۔ یہاں ہمیں نصیحت کر رہے ہیں کہ کھانے کی چیزوں کو ذخیرہ کرو۔ کہتا ہے کہ خواب میں مجھے بتایا گیا کہ اسی طرح میں گھر میں محفوظ ہوں۔ بہت اچھا گھر ہے۔ خوبصورت جگہ پر ہے۔ ایک دم ایسا طوفان آتا ہے کہ نیچے سے گھر کی ساری foundation نکلنی شروع ہو جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ اتنے میں مجھے مربی صاحب یا کوئی اور دوست ملتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ابھی بھی توبہ کر لو تو تمہارا یہ گھر ٹھیک ہو جائے گا اور ٹک جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تو اس قسم کی باتیں ہو سکتی ہیں۔ کئی قسم کے طوفان آ سکتے ہیں۔ صرف جنگ عظیم ہی نہیں ہے۔

برٹش کولمبیا کی ریجنل سیکرٹری دعوت الی اللہ نے سوال کیا کہ ہم نے یہاں پر سمپوزیم کیا تھا جس میں مختلف MLA اور MP بھی آئے تھے اور ان میں سے ایک نے ہم سے درخواست کی ہے کہ آپ کی جماعت اس قدر فعّال ہے تو کیا آپ کی جماعت ہمارے ساتھ مل کر عورتوں کی بھلائی کے لئے کام کر سکتی ہے۔ اس معاملہ میں حضور انور کی کیا ہدایت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ٹھیک ہے۔ اگر آپ کی ایسی mature عورتیں اور لڑکیاں ہوں اور ان کے ساتھ اگر ایک ٹیم بنانی ہے تو کر سکتی ہیں۔ ان کو کم از کم ideas دے سکتی ہیں۔ نبوت کے دعوے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلف الفضول کے معاہدہ میں شامل تھے اور نبوت کے کئی سالوں بعد بھی آنحضرت ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ آج بھی اگر کوئی مجھے انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے بلائے۔ چاہے وہ غیر مسلم ہو میں اس کو ترجیح دوں گا اور اس کام میں شامل ہو جاؤں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب جو امریکہ میں reception تھی۔ وہاں میں نے مثال دی تھی کہ humanitarian کام کے لئے جہاں ہمیں بلایا جائے اور جو بھی بلائے، ہم وہاں جاتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔ افریقہ میں بہت ساری NGOs ہمارے ساتھ مل کر چل رہی ہیں۔ ہم ان کے ساتھ Coordinate کرتے ہیں۔ ہمارے کارکن کام کرنے کیلئے وہاں جاتے ہیں لیکن یہ نہیں ہے کہ وہاں جا کر انہی کی طرح ہو جائیں۔ تو اپنی ایک identity قائم رکھتے ہوئے آپ ان کے ساتھ کام کر سکتی ہیں تو کریں۔

سیکرٹری صاحبہ نے پوچھا کہ ان لوگوں کا اگر کسی سیاسی پارٹی سے تعلق ہے تو کیا پھر بھی ان کے ساتھ کام کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ نے تو انسانیت کے لئے کام کرنا ہے کسی سیاسی پارٹی کیلئے نہیں کرنا۔ اب یہ نہیں ہے کہ آپ وہاں جائیں گی تو آپ مجبور ہیں کہ اب ضرور conservatives کے لئے ہی ووٹ دینا ہے یا ان کے لئے ہی فنڈ ریزنگ کرنی ہے۔ آپ نے کسی پارٹی کے لئے فنڈ ریزنگ نہیں کرنی بلکہ آپ نے تو ان neglected لوگوں کے لئے فنڈ ریزنگ کرنی ہے جو سوسائٹی میں نادار ہیں۔

ایک اور طالبہ نے سوال کیا کہ پاکستان میں جو احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے کیا یہ کبھی ختم ہو گا اور کیسے ہو گا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا یہ ظلم کیسے ختم ہو گا یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن ہو گا، انشاء اللہ ضرور ختم ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تمہیں بغیر آزمائے چھوڑ دوں گا۔ ان لوگوں کے لئے ایک آزمائش ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور یہ بھی نہ سمجھو کہ تم لوگ یہاں بیٹھے ہو تو عیش کر رہے ہو۔ تم لوگوں کی بھی ایک وقت میں آزمائش آئے گی۔ یہاں تم لوگ بھی محفوظ نہیں ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ ہم موجیں کر رہے ہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ ہو سکتا ہے تم لوگ نہیں تو تمہاری اگلی نسل کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ کسی بھی طرح کی مخالفت ہو یا مسائل پیدا ہوں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہ ہو کہ فوری طور پر غلبہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

باقی مولوی تو رہیں گے۔ دشمنی بھی رہے گی۔ جو پاکستانی گورنمنٹ نے قانون بنایا ہوا ہے اس کو فی الحال منسوخ کرنے کی طاقت بھی کسی میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر جب چلتی ہے تو فیصلے ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ ہو گا، لیکن کب اور کیسے ہو گا اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے بغتةً استعمال کیا ہے اور حضرت مسیح موعود کے الہامات میں بھی اسی لفظ بغتةً کا استعمال ہوا ہے۔ انقلاب جب آتا ہے تو اچانک آتا ہے اور پھر پتہ نہیں لگتا کہ کیا ہونا ہے۔ جب آپ لوگ یہاں اکثریت میں ہونے لگ جائیں گے تو آپ کی مخالفت شروع ہو جائے گی۔ اگر آدھا کینیڈا احمدی ہو گیا تو عیسائی آپ کی اسی طرح مخالفت کریں گے جیسے مولوی پاکستان میں کرتا ہے۔ اب یہاں کینیڈا کے نارتھ میں یا بعض ریموٹ علاقوں میں جو چرچ ہے وہاں ہم نے پیس کانفرنسز کرنی شروع کی تھیں۔ پہلی دفعہ تو وہاں کے پادریوں نے اپنے چرچ کو استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔ خدام اور جماعت کے دوسرے احباب وہاں گئے ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ تو عوام کو attract کر رہے ہیں اور ان کی زیادہ توجہ کھینچ رہے ہیں تو انہی عیسائی پادریوں نے جو پہلے کہتے تھے آؤ انہوں نے اگلی دفعہ مخالفت شروع کر دی۔ تو ہر جگہ اس طرح ہی ہوتا ہے اور آپ کے ہاں بھی ہو گا۔ ہو سکتا ہے ویسی intensity نہ ہو جو پاکستان میں ہے لیکن تھوڑی بہت مخالفت شائد آپ کو بھی پیش آئے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پاکستان میں انشاء اللہ حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ ابھی بھی وہاں سب علاقوں میں احمدی رہ ہی رہے ہیں۔ سارے کے سارے تو باہر آ بھی نہیں سکتے۔ نہ آپ لوگ اور نہ ہی کوئی ملک سب احمدیوں کو accommodate کرنے کیلئے تیار ہو گا اور نہ دنیا کر سکتی ہے۔ پس جو وہاں رہ رہے ہیں انہیں بہرحال کسی نہ کسی طرح survive کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے انتظام رکھا ہی ہوا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اس کو ہم نہیں جانتے لیکن ہو گی ضرور۔ انشاء اللہ۔

طالبات کی حضور انور کے ساتھ یہ کلاس نو بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر جانے کے لئے بیت سے باہر تشریف لائے۔

## خطبہ نکاح میں شمولیت

اس دوران مکرم خلیل احمد صاحب مبشر مربی سلسلہ وینکوور (کینیڈا) ایک نکاح کے اعلان کے لئے کھڑے ہوئے اور خطبہ نکاح شروع کیا تو اس کی آواز بیت سے باہر آئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہ آواز سن کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا نکاح ہو رہا ہے بیت میں واپس چلتے ہیں۔ دعا میں شامل ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت واپس بیت میں تشریف لے آئے۔

مکرم خلیل احمد مبشر صاحب مربی وینکوور نے عزیزہ منیبہ خان صاحبہ بنت مکرم حشمت اللہ خان صاحب کا نکاح عزیزم مرزا عمر احمد صاحب ابن مکرم مرزا منیر احمد صاحب کے ساتھ پڑھایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے اور نکاح کے اعلان کے بعد دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور نے ازراہ شفقت لڑکے اور لڑکی کے والد کو قریب بلوایا اور دونوں کو شرف مصافحہ بخشا اور لڑکے کو اپنے ساتھ لگایا۔ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کو یہ سعادت مبارک کرے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت سے باہر تشریف لائے اور قیامگاہ کی طرف روانگی ہوئی اور قریباً ساڑھے دس بجے رہائش گاہ پر تشریف آوری ہوئی۔

# اطلاعات و اعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## تکمیل ناظرہ قرآن

مکرمہ انیلہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر محمود مبشر صاحب مربی سلسلہ کوارٹرز تحریک جدید تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 13 جون 2013ء کو محترمہ آصفہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اقبال صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے 45 سال کی عمر میں پہلی مرتبہ قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کرلیا ہے۔ ان کو پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔ انہوں نے بڑی لگن اور باقاعدگی سے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں یسرنا القرآن اور پھر قرآن مجید کا دور مکمل کیا۔ تقریب آمین میں محترمہ بشریٰ درانی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوارٹرز تحریک جدید نے کچھ حصہ قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ محترمہ آصفہ ظفر صاحبہ بنت مکرم جمال الدین صاحب اونچا مانگٹ حضرت مولوی فضل الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی ہیں۔ حضرت مولوی فضل الدین صاحب نے 1904ء میں بیعت کی۔ علاقہ ملکانہ (یوپی) میں بطور مربی تعینات ہوئے پھر پورے صوبہ یوپی کے مربی مقرر ہوئے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے۔ عمر بھر قرآن پاک کو پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## ولادت

مکرم طارق محمود صاحب چیف انجینئر فیسکو فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم وقاص بن طارق صاحب مقیم مانچسٹر U.K کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 9 جون 2013ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام عروہ وقاص تجویز ہوا ہے اور بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ کی والدہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب دارالصدر کی نواسی جبکہ والد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مرحوم سابق امیر جماعت علی پور کے پوتے اور مکرم چوہدری عبدالسلام اختر صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، صحت وسلامتی والی لمبی عمر پانے والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم تنویر الدین صابر صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم لعل دین صدیقی صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ گزشتہ تقریباً چار ماہ سے کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ دن بدن کمزوری بہت زیادہ بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے والد صاحب کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم بشارت محمود صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا عزیزم شیراز خان یرقان کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مکمل صحت یابی عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ امینہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد نصیر احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم نصیر احمد چغتائی صاحب جرمنی ابن مکرم بشیر احمد چغتائی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ واہ کینٹ کے دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور کامل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم غلام رسول صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم شریف احمد صاحب ولد مکرم شیر محمد صاحب آف احمد نگر ربوہ مورخہ 28 مئی 2013ء کو بقضائے الٰہی 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم فخر احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ احمد نگر نے 29 مئی کو قبرستان احمدیہ میں صبح 6 بجے پڑھائی احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم احمد علی صاحب صدر احمد نگر نے دعا کروائی۔ مرحوم زمیندارہ کرتے تھے اور پنجوقتہ نمازوں کے پابند، نیک، مخلص اور چندہ جات میں باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ خلافت سے محبت کا تعلق تھا۔ تین چار سال سے کولہے کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے بیمار تھے اور چلنا پھرنا دشوار تھا۔ آپ کی اہلیہ کی وفات پہلے ہی ہو چکی تھی۔ آپ کے ہاں چار بیٹے پیدا ہوئے جو چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے۔ مرحوم نے سوگواروں میں تین بہنیں اور دو بھائی چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے، ان کے درجات بلند کرے۔ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 1 جواد کریم صاحب لاہور

18 جون کو بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے بیت مبارک میں شہید کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بیت مبارک سے شہید مرحوم کی میت کو تدفین کے لئے قبرستان عام لے جایا گیا۔ جہاں مرحوم کی اماناً تدفین عمل میں لائی گئی۔ بعد از تدفین محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

محترم جواد کریم صاحب 4 فروری 1981ء کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین صاحب آف بلب گڑھ دہلی رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑنواسے، محترم بابو نذیر احمد دہلوی شہید سابق امیر جماعت دہلی کے پوتے، مکرم مبشر احمد دہلوی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور اور مکرم رفیق احمد دہلوی صاحب راولپنڈی کے بھتیجے اور اسی طرح محترم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب سرگودھا اور مکرم نفیس احمد عتیق صاحب مربی سلسلہ وکالت اشاعت ربوہ کے کزن تھے۔ محترم جواد کریم صاحب نے 1996ء میں لاہور سے میٹرک اور 2004ء میں MBA پاس کیا۔ شہید مرحوم ایڈورٹزمنٹ کے شعبہ سے منسلک تھے۔ مرحوم کو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتی خدمات کا بھی موقع ملا۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ میں منتظم مال اور محاصل کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔

شہید مرحوم عمدہ صفات کے مالک تھے۔ آپ ملنسار، خوش مزاج اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش اور جماعتی چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ نظام جماعت اور خلیفۂ وقت کے ساتھ بہت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم نڈر اور دبنگ طبع تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ اخلاص و وفا میں بہت بڑھے ہوئے اور ایک اچھے جماعتی ورکر تھے۔

محترم جواد کریم صاحب کی شادی 2007ء میں مکرمہ ڈاکٹر مدیحہ جواد صاحبہ بنت مکرم ملک عبدالسلام صاحب آف شورکوٹ سے ہوئی۔ مرحوم کی اہلیہ محترم ملک نور الٰہی صاحب مولوی فاضل قادیان کی پوتی ہیں۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی عزیزہ ھبۃ الجواد عمر 6 سال طالب علم کلاس پریپ اور 2 بیٹے عزیزم طلحہ جواد عمر 3 سال اور صفوان جواد عمر 4 ماہ اور ایک بھائی مکرم امتیاز عدنان دہلوی صاحب شامل ہیں۔ شہید مرحوم کی غمزدہ والدہ محترمہ رضیہ کریم صاحبہ سانحہ سے اگلے روز 18 جون کو رات 10 بجے کے قریب ہارٹ اٹیک سے بعمر 65 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ محترمہ رضیہ کریم صاحبہ حکیم محمد احمد صاحب قریشی کی بیٹی تھیں۔ آپ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کی پرنسپل (ریٹائرڈ) تھیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور اپنے قرب خاص میں اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے۔ تمام لواحقین کو صبر جمیل بخشے اور آپ کی اولاد کو نیک سیرت اور عبد منیب بنائے۔ آمین

جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے لاہور میں ٹارگٹ کلنگ کے اس واقعہ پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاہور میں ایک عرصے سے منظّم انداز میں احمدیوں کے خلاف مہم چلائی جا رہی ہے جس کے تحت بلا وجہ بے بنیاد مقدمات بنائے جا رہے ہیں اور انتظامیہ بھی بھرپور رنگ میں ان شرپسند عناصر کا ساتھ دے رہی ہے۔ تعصب پر مبنی اس مہم میں احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلائی جا رہی ہے اور ختم نبوت کے مقدس نام پر کانفرنس منعقد کر کے احمدیوں کے خلاف زہر اگلا جاتا ہے۔ ان اجتماعات میں حاضرین کو احمدیوں کے خلاف اشتعال دلایا جا رہا ہے اور معصوم احمدیوں پر حملوں کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف سڑکوں پر اور پبلک مقامات پر جماعت احمدیہ کے خلاف ایسے سٹکرز اور بینرز آویزاں کئے جاتے ہیں جن سے عامۃ الناس کو اشتعال دلایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سرکاری انتظامیہ بھی جماعت احمدیہ کے معاندین میں کھل کر یہ ثابت کر چکی ہے کہ اسے احمدیوں کے جائز قانونی حقوق کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ترجمان نے کہا کہ احمدی اس ملک کے محبّ وطن شہری اور حکومت کی جانب سے تحفظ مہیا کئے جانے کے حقدار ہیں۔ انہوں نے کہا ہم نے ہر واقعہ پر حکومت کے ذمہ داران کو اصلاح احوال کی طرف توجہ دلائی لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ احمدیوں کے خلاف واجب القتل ہونے کے فتووں کی کثیر تعداد میں اشاعت اور نفرت انگیز لٹریچر کی تقسیم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جس کو حکومت بآسانی روک سکتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو فوری گرفتار کر کے مقدمہ چلایا جائے۔

## ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

**20 جون 2013ء**

| | |
|---|---|
| 1:30 am | دینی وفقہی مسائل |
| 2:50 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 21 راگست 2007ء |
| 6:20 am | جلسہ سالانہ کینیڈا |
| 7:30 am | دینی وفقہی مسائل |
| 9:55 am | لقاء مع العرب |
| 12:00 pm | حضور انور کا سنگاپور کا دورہ 2006ء |
| 1:55 pm | ترجمۃ القرآن |
| 7:00 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2013ء |
| 9:10 pm | ترجمۃ القرآن کلاس |
| 11:25 pm | حضور انور کا دورہ سنگاپور |

# خبریں

### ورزش جوڑوں کے درد میں مفید امریکی

ماہرین نے کہا ہے کہ روزانہ کی ورزش جوڑوں کے مریضوں کیلئے مفید ہے۔ ماہرین کے مطابق جو لوگ باقاعدگی سے ورزش کرتے ہیں وہ جوڑوں کے درد میں مبتلا نہیں ہوتے ہیں اور جوڑوں کے درد کے مریضوں کیلئے روزانہ کی ورزش انتہائی مفید ہے۔ اس سے ان کی تکلیف میں کمی واقع ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ ایسے مریضوں کو اپاہج ہونے سے محفوظ رکھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ ورزشوں کا انتخاب ہڈیوں اور جوڑوں کے ماہر سپیشلسٹ سے مشورے کے بعد کرنا چاہئے اور اس کا علاج بھی جاری رکھنا چاہئے تاکہ صحت مندانہ زندگی گزاری جاسکے۔

(روزنامہ مشرق 7 جنوری 2013ء)

### سمندری پانی کو آلودہ کرنے پر جرمانہ

سمندری پانی کو آلودہ کرنے پر سوئس کمپنی امریکہ کو 1.4 ارب ڈالر جرمانہ ادا کرے گی۔ سوئٹزر لینڈ کی بحری جہازوں کی کمپنی 2010ء میں خلیج میکسیکو میں تیل بردار بحری جہاز کی آتشزدگی کے واقعہ سے ہونے والی ماحولیاتی آلودگی پر امریکہ کو 1.4 ارب ڈالرز دینے پر رضامند ہوگئی ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق سوئٹزر لینڈ کی کمپنی کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ نے کلین واٹر ایکٹ کے تحت خلیج میکسیکو کے پانیوں میں تیل شامل ہونے پر دعویٰ دائر کیا تھا۔ یہ جرمانہ پانچ سال کے دوران ادا کیا جائے گا۔

(روزنامہ مشرق 7 جنوری 2013ء)

### ربوہ میں طلوع وغروب 20 جون

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:32 |
| طلوع آفتاب | 5:01 |
| زوال آفتاب | 12:10 |
| غروب آفتاب | 7:19 |


اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

الصادق اکیڈمی بوائز دارالصدر جنوبی
کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری
الصادق اکیڈمی جماعتی اداروں کے شانہ بشانہ پچھلے 25 سال سے اہالیان ربوہ کی تعلیمی میدان میں خدمت میں پیش پیش
- پریپ تا کلاس فائیو گرلز سیکشن میں داخلے جاری ہیں
- فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
- چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں

پرنسپل الصادق بوائز نزد مریم ہسپتال ربوہ :0476214399

پلاٹ برائے فوری فروخت
ساہیوال روڈ عظیم پارک ربوہ میں ایک کمرشل پلاٹ جس کا رقبہ ایک کنال ہے جس کا فرنٹ 55 فٹ اور لمبائی 99 فٹ ہے کا نصف بمعہ دو عدد دکانیں، بجلی، پانی، گیس کی سہولت مہیا ہے۔
رابطہ :0314-3201073-03123201073

αδσ
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
ماہانہ سامان پر FREE HOME DELIVERY
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10

Pakistan's Favourite Tomato Ketchup!